السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شادی شدہ عورت کااپنے اس شوہر کے گھر میں رہنے کے بارے میں کیا حکم ہے، جو نماز نہیں پڑھتا اور اس کی اس عورت سے اولاد بھی ہے؟ نیز بے نماز کو رشتہ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عورت کسی ایسے شوہر سے نکاح کرے جو نہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور نہ گھر ہی میں نماز ادا کرنے کا پابند ہو تو ایسا نکاح صحیح نہیں ہے کیونکہ تارک نماز کافر ہے، جیسا کہ کتاب اللہ، سنت مطہرہ اور اقوال صحابہ سے معلوم ہوتا ہے، عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا ہے:

(كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ لَايَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ اِلَّا الصَّلَاةَ» (جامع الترمذي، الايمان، باب ماجاء في ترك الصلاة، ح: ٢٦٢٢»

’’اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعمال میں سے نماز کے سوا اور کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔‘‘

اور کافر کے لیے مسلمان عورت حلال نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَاِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ... سورة الممتحنة ١٠

’’اگر تم کو معلوم ہو کہ وہ مومن ہیں تو ان کو کفار کے پاس واپس نہ بھیجو کیونکہ نہ یہ ان کے لیے حلال ہیں اور نہ ہی وہ ان کے لئے جائز ہیں۔‘‘

اگر عقد نکاح کے بعد اس نے نماز کو ترک کیا ہو تو نکاح فسخ ہو جائے گا الا یہ کہ وہ توبہ کر کے اسلام کی طرف رجوع کر لے۔ بعض علماء نے اسے عدت کے ساتھ بھی مقید کیا ہے یعنی اگر عدت ختم ہو جائے تو پھر اس کے لیے مسلمان ہونے پر رجوع حلال نہ ہو گا الا یہ کہ نیا نکاح کرے۔ عورت کے لیے بھی واجب ہے کہ وہ اس سے جدائی اختیار کر لے اور اسے اپنے قریب نہ آنے دے الا یہ کہ وہ توبہ کر کے نماز شروع کر دے، خواہ اس کی اس سے اولاد بھی ہو کیونکہ اس صورت حال میں باپ کو اپنی اولاد کا حق حضانت حاصل نہیں ہے۔

مسئلہ کی اس سنگینی کے پیش نظر میں اپنے مسلمان بھائیوں کو متنبہ کرتا ہوں کہ وہ اپنی بیٹیاں اور وہ عورتیں جن کے وہ ولی ہیں ایسے لوگوں کے نکاح میں نہ دیں جو نماز نہیں پڑھتے، کیونکہ یہ بہت خطرناک صورت حال ہے۔ اس مسئلہ میں وہ کسی قریبی رشتہ دار یا دوست کا لحاظ نہ کریں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت عطا فرمائے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ245

محدث فتویٰ